ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

اکیسویں صدی میں مائننگ / کرپٹو کرنسی کی شرعی حیثیت

***محمد فاروق صدیق**

لیکچرار: سپیریئر یونیورسٹی مین کیمپس، لاہور

****حافظ محمد عثمان صدیقی**

لیکچرار: سپیریئر یونیورسٹی مین کیمپس، لاہور

*****محمد وحید الزمان**

لیکچرار: سپیریئر یونیورسٹی، سٹی کیمپس، لاہور

******ڈاکٹر نیلم بانو**

اسسٹنٹ پروفیسر، سپیریئر یونیورسٹی مین کیمپس لاہور

ABSTRACT

Islam is a complete code of life and economics is at the forefront of human needs and if we Muslims work hard all day long but do not recognize the halal and haram earnings, our entire day's hard work, as well as the here and the hereafter, would be wasted. Especially in this material era, when the sources of sustenance have also increased rapidly, money can be earned online from numerous sources while sitting at home, so the need for this item has increased even more. One of the sources of sustenance in these many digital sources is digital currency or virtual currency. In this article, the types of "Zar", its orders, principles, the transaction of different digital currencies, their nature, mining, saman, gharr, zarar, and qamar have been discussed, in the light of the Qur'an and Sunnah and before forming any opinion on the end, fiqhi terms and the summary of fatwas of different universities of the world have also been mentioned. And in the light of research and rulings of jurists so far, it is necessary to avoid transactions and interaction on this currency, because on one hand it does not include paper currency and on the other hand it contains prohibited laws. In this research article, an attempt has been made to find answers to the questions through fatwas and books of jurisprudence from muftis. Extensive study on the various stages of mining in digital money is still lacking.

Key Word: Digital currency, Jurisprudence, sale, Device exchange, Legitimate or illegitimate

تمہید

تیزی سے بدلتے دنیا کے معاشی حالات جہاں اجتماعی طور پر ترقی پذیر ممالک کو متاثر کر رہے ہیں وہی پر انفرادی طور پر عام آدمی بھی رزق کی تلاش میں حلت و حرمت کی حدود سے بالاتر ہو کر عیش و عشرت، اور نمود و نمائش کے حصول کے لئے جائز و ناجائز تمام مساعی بروکار لاتا ہے۔ اس کائنات ہست و بو میں ہر روز نت نئی مختلف ایجادات کے بعد جہاں رہن سہن، طور و اطوار میں نمایاں فرق ظاہر ہوا ہے وہی پر اشیاء کے تبادلہ کے لئے زر، ثمن، مختلف نوٹ اور ڈیجیٹل کرنسیوں میں بھی نمایاں تبدیلی واقع ہوئی ہے اس طرح جب مال کے حصول کی تگ و دو شروع ہوئی تو جدید زمانہ کے نت نئے مسائل نے بھی سر اٹھانا شروع کیا تو اسکے حل کے لئے بھی ہر دور کے علماء ربانین نے بھی خوب قلم فرسائی کی اسلام کا ہر دور کے لئے منطبق رہنے اور نسل نو کے مسائل کی تخریج کے لئے بنیادی طور پر چار اصول ذکر کئے گئے ہیں تا کہ جغرافیائی حالات بدلنے پر ان اصولوں پر معاشی، معاشرتی اور طبقاتی مسائل کو پرکھا جائے وہ ذیل میں دئے جا رہیں ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

1-قرآن 2 -سنت 3-اجماع 4-قیاس[1]

اسکے علاوہ بھی فقہانے کچھ اور اصول بھی قائم کئے ہیں جو ہر دور کے لئے مثل روشن منارہ کے ہیں۔انہی اچھوتے مسائل میں سے ایک عصر حاضر میں ڈیجیٹل کرنسی کا ہونا ہے اس کے بارے میں عام مبتدی کے ذہن میں چند اشکالات پیدا ہوتے ہیں

ورچوئل /ڈیجیٹل کرنسی کیاہے؟

کیاورچوئل یاڈیجیٹل کرنسی میں کوئی فرق ہے؟

یہ کیسے استعمال کی جاتی ہے؟

اسکے کام کاطریقہ کار کیاہے؟

زر کوشریعیت اورماہرین معاشیات کی رائے میں کیا کہا جاتا ہے؟

زر کے اجراء اور اطلاق کرنے کا حق کس کو ہے؟

عصر حاضر میں کیاڈیجیٹل کرنسی جائزہے یاناجائز ہے؟

کیااس سے کسی طرح کی بھی منفعت حاصل کی جاسکتی ہے؟

اور بالخصوص اگر یہ کرنسی ناجائز ہے توصاحب اسلام کے قائم کردہ اصولوں کے مطابق کونسے قوی دلائل ہیں؟

مزید بر آں کہ ڈیجیٹل کرنسی کی شرعی حثیت معلوم کرنے کے لئے شریعیت اسلامیہ میں مال کسے کہاجاتا ہے؟

زر کااطلاق کن، کن چیزوں پر ہوتا ہے؟

کسی بھی چیز میں ثمنیت پیدا کرنے کی کیا، کیاصورتیں ہوسکتی ہیں؟

ورچوئل کرنسی کامعنی ومفہوم

ورچوئل کرنسی کا آغاز 2009ءمیں ہوااور اس میں سب سے پہلی کرنسی بٹ کوائن تھی۔مشہور آکسفوڈ آئن لائن ڈکشنری میں اس کی تعریف اس طرح ذکر کی گئی ہے

Virtual: made to appear to exist by the use of computer software, for example on the internet[2]

یعنی ہر وہ چیز جسکابظاہر کوئی وجود نہ ہولیکن کمپیوٹر میں اسکاڈیٹا کی صورت میں اسکاوجود ہواسے سکرین کی مدد سے دیکھاجاسکتاہواسے ورچوئل کرنسی کہاجاتا ہے۔اسی طرح ورچوئل یاڈیجیٹل کرنسی میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے فقط لغوی اعتبار سے۔ورنہ معنی اور مفہوم کے اعتبار سے یہ ہم معنی ہیں۔

انسانی حیات کی بقاء کے لئے لازمی جزخوراک کامیسر ہوناہے اور فی زمانہ یہ حاجت مختلف ممالک کے جاری کردہ نوٹ سے پوری کی جاتی ہے قرآن مجید میں دومقامات پر انہی آلہ مبادلہ کاذکر کیاگیاہے چنانچہ سورہ آل عمران میں "دینار"[3] (سونے کے)اور سورہ یوسف میں حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے آپکو دراہم[4] (چاندی کے) کے تبادلے سے بیچ کی۔ اس لئے سب سے پہلے مبادلہ آلہ پر فنی اور فقہی بحث کرتے ہیں۔

---

[1] ملاجیون، شیخ احمد، نورالانوار(مکتبہ البشری،2008)01/15

[2] virtual adjective - Definition, pictures, pronunciation and usage notes | Oxford Advanced Learner's Dictionary at OxfordLearnersDictionaries.com

[3] القرآن:3-75

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

زر کی فنی مباحث

زر فارسی زبان کا لفظ ہے اردو میں اسکے لئے آلہ مبادلہ مستعمل ہے فقہا کی اصطلاح میں اس کے لئے ثمن یا نقد کی اصطلاح رائج ہے[5] ذیل میں زر کی چند ایک تعریفات اور اسکا استعمال قبل از اسلام کس شے کے مبادلے کے لئے کیا جاتا تھا جو معاشرے میں ضروریات زندگی میں رائج ہو۔

"وقد کانت الامم فی الاسلام وقبلہ، لھم اشیاء یتعاملون بھا بدل الفلوس کالبیض والکسر من الخبز والورق ولحاء الشجر والودع الذی یستخرج من البحر ویقال لہ القوری وغیر ذلک[6] "

اسلام اور اس سے پہلے کے لوگ فلوس کے بجائے دیگر اشیاء سے بھی تبادلے کرتے تھے جیسے انڈے، روٹی کے ٹکڑے، پتے، درختوں کی چھالیں اور وہ سیپیاں جنہیں سمندر سے نکالا جاتا ہے اور کوڑی کہا جاتا ہے وغیرہ۔

عصر حاضر کے معروف عالم مفتی تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں "جو چیز عرفا آلہ مبادلہ کے طور پر استعمال ہوتی ہو اور وہ قدر کا پیمانہ ہو اور اس کے ذریعے مالیت کو محفوظ کیا جاسکتا ہو اسے زر کہتے ہیں[7]

اسی طرح سمسیول لکھتے ہیں Money is the modern medium of exchange and standard unit in which prices and debts are expressed [8]

زر ایک جدید آلہ مبادلہ اور معیاری اکائی ہے جس میں قیمتوں اور قرضوں کا تعین کیا جاتا ہے۔

اسی طرح معروف قانون دان ہنری بلیک اپنہ لغت قانونی میں زر کے عام استعملات اور مختلف فیہ معانی لکھتے ہیں جسے بلاشبہ ہم تعریف کہ سکتے ہیں۔

In its more popular sense, money any currency, tokens, bank-notes, or other circulating medium in general use as the representative of value.[9]

زیادہ مشہور نکتہ نظر کے مطابق زر کا معنی یہ ہے کہ کوئی بھی کرنسی، ٹوکن، بنک نوٹ یا کوئی بھی چلتی ہوئی چیز جو عام استعمال میں قیمت کی قدر ہو۔

زر قیمت کی پیمائش کی ایک اکائی ہے

مارکیٹ میں کسی بھی شے کی قیمت کا تعین دراصل وہاں کی لوکل مارکیٹ ہوتی ہے مثلا اگر زید کے پاس کسی دور افتاد دیہی علاقے میں ایک کنال اراضی ہے اور بکر کے پاس کسی بھی پاکستان کے بڑے شہر میں ایک کنال اراضی ہے تو دونوں کی مارکیٹ ویلیو میں نمایاں فرق ہوگا اور اس فرق کا تعین اس علاقے کی مارکیٹ نے کیا ہے۔ چنانچہ مولانا محمد اویس پراچہ اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں کہ "کسی چیز کی قیمت کیا ہو؟ اس کا تعین کسی زر کے زریعے سے کیا جاتا ہے مثلا ایک کلو گندم کتنے کلو جو کے بدلے میں دی جائے گئ؟ اس کا تعین اسی طرح ہو گا کہ ایک کلو گندم کی جو قیمت روپے میں ہو گئ اتنی قیمت میں دیکھا جائے گا کہ کتنی جو آتی ہے اسی طرح زر کے زریعے مختلف اشیاء اور خدمات کی قیمت کی پیمائش کی جاتی ہے۔"[10]

زر کے اطلاق اور اجراء کا حق

[4] القرآن:12،20

[5] زرکشی، بدر الدین محمد بن عبداللہ، المنشور فی القواعد الفقھیہ (وزارۃ الاوقاف الکویت، 1985 الطبعۃ الثانیہ) ن، 79

[6] المقریزی، تقی الدین، النقود الاقدیمیۃ الاسلامیہ (مطبوع تحت اسم رسائل المقریزی، دارالحدیث، 1998) ن، 01/174

[7] عثمانی، محمد تقی، اسلام اور جدید معاشی مسائل (ادارہ اسلامیات، 2008) 07/223

[8] Samuelson, P.A. (1948). Economics: An Introductory Analysis. New York: McGraw-Hill, Page 324

[9] Henry, C B (Wet publishing Co, 1968) Black's Law Dictionary, page 1157

[10] پراچہ، محمد اویس، ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حثیت (جامعہ الرشید، 2018) 137

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

زر کے اجراء کا حق کس کو ہے؟اور زر کا اطلاق مارکیٹ میں موجود کس، کس شے پر منطبق ہو گا؟ان سولات کے جوابات کے لئے ہمیں زر کی قانونی حثیت کو پرکھنا ہو گا چنانچہ ماہرین معاشیات نے زر کو قانونی حثیت دینے کے لئے زر کی تین اقسام کی ہیں[11]

1۔زر قانونی(Legal Tender)

2۔زر غیر قانونی(Illegal Tender)

3۔زر قانونی کے علاوہ اشیاء(Non-Legal Tender)

1۔زر قانونی(Legal Tender)

یہ وہ زر ہے جسکی سرپرستی حکومت خود کرتی ہے یہ حکومت خود بناتی ہے یا پھر مارکیٹ میں چلتی ہوئی شے کو زر قرار دیتی ہے اسکی مثال پوری دنیا میں کسی بھی ملک کی ملکی کرنسی ہے۔

2۔زر غیر قانونی(Illegal Tender)

یہ وہ کرنسی ہے جسے حکما، حکومت وقت کسی خاص علاقے میں ممنوع قرار دے۔اور ممنوعہ کرنسی میں لین دین باطل قرار دے مثلا پاکستان میں ایک دو اور پانچ روپے کا نوٹ، مختلف آنے، دونی، پچیس پیسے اور پچاس پیسے کے سکے۔۔وغیرہ

3۔زر قانونی کے علاوہ اشیاء(Non-Legal Tender)

کرنسی پر معاہدہ ہو جائے تو وہ باطل نہیں ہو گا اسے اختیاری کرنسی کہا جاسکتا ہے مثلا پرائز(Optional Money)یہ وہ کرنسی ہے جسے حکومت وقت باقاعدہ جاری تو نہ کرے لیکن بایع اور مبیوع میں اگر اس بونڈز، شئیرز، گورنمنٹ سیکیورٹیز اور ٹریژری بلز وغیرہ[12]

زر کی مباحث کو جانچنے کے بعد اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ورچوئل کرنسی مال ہے؟یا نہیں ہے؟

ورچوئل کرنسی اس حوالے سے نمایاں ہے کہ اس کی کوئی مادی یا ٹھوس شکل موجود نہیں ہے بلکہ یہ فقط الیکٹرونک ڈی وائز ہے جسے کمپیوٹر یا موبائل سے آپریٹ کیا جاسکتا ہے آپ اپنے موبائل یا کمپیوٹر سے اپنے ڈیجیٹل والٹ کو کھولیں گیں اور اسی میں آپکے پاس سب آپشن موجود ہونگے مثلا بیلنس چیک کرنا، شئیر کرنا وغیرہ۔اس کرنسی کا وجود فقط نمبرز اور انگلش کے حروف سے ہے وہ بھی جب آپ موبائل یا کمپیوٹر سے اسے آپریٹ کر رہیں ہوں ورنہ اس کا کوئی بھی حسی وجود نہیں ہے جبکہ اس کے مقابلے میں باقی عہد قدیم سے اب تک جتنی بھی کرنسیاں موجود ہیں خواہ وہ سونے، چاندی، پیتل، لوہا، تانبا یا کسی بھی قیمتی دھات سے بنے ہوں یا عصر حاضر میں مختلف ممالک کے جاری کردہ نوٹ۔ان سب کا مادی وجود ہے جسے آپ چھو سکتے ہیں محسوس کر سکتے ہیں جبکہ ان تمام کے برعکس ورچوئل کرنسی کا وجود موبائل یا کمپیوٹر سے ہی ممکن ہے۔
اب اصل سوال کی طرف آتے ہیں کہ کیا کسی بھی ایسی شے کو مال کہا جاسکتا ہے جو اپنا مادی اور ٹھوس وجود ہی نہ رکھتی ہو بلکہ اپنے وجود کے اثبات کے لئے کسی اور کی محتاج ہو یعنی وہ قائم بلذات نہ ہو بلکہ قائم بلغیر ہو؟ مذکورہ بالا سوال کا جواب بھی وہی ہو گا جو عصر حاضر کے علماء نے بجلی اور گیس کے مال ہونے پر دے ہیں چنانچہ علامہ تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں

"وان الکھرباء والغاز اصبحا الیوم من اعزالاموال التی یجزی فیھا التنافس، ویصعب ادخالھما فی الاعیان القائمۃ بنفسھا و مع ذالک یجوز بیعھما و شرائھما، وقد تعامل الناس بذالک من غیر نکیر"[13]

آج کے دور میں بجلی اور گیس ایسے عمدہ اموال میں سے ہو چکے ہیں جن میں لوگوں کی دلچسپی پائی جاتی ہے اور انہیں ان اعیان میں داخل کرنا مشکل ہے جو بذات خود قائم ہوں، اس کے باوجود ان کی خرید و فروخت جائز ہے اور لوگوں کا اس پر بغیر کسی نکیر کے تعامل ہے

[11] پراچہ، محمد اویس، ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حثیت (جامعہ الرشید، 2018)140

[12] Vaseer, Habib Ullah (Economic, Farhan publishers,2006)143

[13] عثانی، محمد تقی، فقہ البیوع علی المذاہب الاربعہ، (مکتبہ معارف القرآن، کراچی 2015ء) 1/27

جس طرح بجلی اور گیس اعیان قائم بالغیر ہونے کے باوجود مال شمار ہوتے ہیں اور اس میں کسی کا اختلاف بھی نہیں بلکل اسی طرح ورچوئل کرنسی بھی اعیان قائم بالغیر ہونے کے باوجود مال ہی متصور ہو گیا[14] اب ہم اس معاملے کو دیکھتے ہیں کہ ورچوئل کرنسی میں غرر، ضرر اور قمار بازی تو نہیں ہے؟ ان تینوں کے احکامات پر وحی جلی اور حدیث نبوی ﷺ سے قائم کردہ اصولوں کو دیکھتے ہیں

ضرر

عن عبادہ بن صامت ان رسول االله صلی الله علیہ وسلم: "قضی ان لاضرر ولا ضرار"[15] حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں نہ ابتداءً نہ مقابلۃ۔ اور اس اصول کی اصل قرآن مجید میں اس طرح بیان ہوئی۔

" لاتضار والدۃ بولدھا ولا مولود لہ بولدہ"[16] نہ ماں کو اسکے بچے کی وجہ سے تکلیف دی جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے۔ اس اصول سے مستنبط بے شمار اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی ہے کہ یہ حدیث ایک عمومی قاعدہ بیان کرتی ہے کہ ہر وہ عمل کہ جس میں ضرر ہو وہ شرعی طور پر حرام ہے۔[17] ورچوئل کرنسی کی تخلیق اور مائننگ کے پروسس اور بجلی کی بہت زیادہ کھپت کی وجہ سے ایک فرد یا چند افراد کو تو فائدہ حاصل ہوتا ہے لیکن زیادہ تر لوگ منافع کما نہیں سکتے اس لئے اس کو ضرر میں شمار کیا ہے۔[18]

ضرر اور دفع ضرر کو علماء فقہ نے تقریبا آٹھ اقسام میں منقسم کیا ہے جن میں شیخ محمد زرقاء کی شرح قواعد الفقیہ، امام سیوطی کی الشباہ النظائر، علامہ عبد الکریم زیدان کی الوجیز فی اصول الفقہ اور علامہ مصطفی زحیلی کی القواعد الفقهية وتطبيقاتها في المذاهب الأربعة میں تفصیلا درج ہیں۔[19]

غرر

غرر کے لغوی معانی دھوکہ دینا، غلط امید دلانا ہیں [20] فقہی اصطلاح میں اس سے مراد وہ معاملہ ہے جس کا انجام پوشیدہ ہے [21]

---

[14] پراچہ، محمد اویس، ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حثیت (جامعہ الرشید، 2018) 135

[15] ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی، سنن ابن ماجہ (مکتبہ دار الجبل، الطبعہ اولی 1998، بیروت، لبنان) رقم الحدیث: 2340

البقرہ: (233) 15

[17] الاشبیلی المالکی، محمد بن عبد اللہ بن محمد المعافری، المسالک فی شرح موطا امام مالک (الناشر، دار الغرب الاسلامی، 2007) 6/409

[18] شاطبی غرناطی، ابراہیم بن موسی بن محمد اللخمی، الموافقات (الناشر: دار ابن عفان، 2008) 3/55

(دار لفکر، دمشق، 2006) 01/219

[19] افریقی، جمال الدین ابن منظور الانصاری، لسان العرب (دار الصادر، بیروت، 2010) 08/

[19] سرخسی، شمس الاءمہ محمد بن احمد شمس الدین، المبسوط (دار المعرفہ، بیروت 1989) 12/194

[19] القرآن: 6/82

[19] القرآن: 04/29

[19] نیشاپوری۔ مسلم بن حجج القیشیری، صیح مسلم (المکتبہ الاسلامیہ، 1955) کتاب البیوع، رقم 3691

[19] صمدانی، اعجاز احمد، غرر کی صورتیں (مکتبہ معارف القرآن، 2009) 49

[19] فقیہ النفس، مفتی محمّد شفیع، کتاب التعریفات (ادارہ افادات اشرفیہ دوبگاہر دوئی روڈ، لکھنوء، 2016) 362

[19] زحیلی، محمد مصطفی القواعد الفقهية وتطبيقاتها في المذاهب الأربعة [19] القرآن: 05/90 [19]

(دار لفکر، دمشق، 2006) 01/219

[20] افریقی، جمال الدین ابن منظور الانصاری، لسان العرب (دار الصادر، بیروت، 2010) 08/

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

" یاایھاالانسان ماغرک بربک الکریم "[22] اے انسان تجھے اپنے کریم رب کے معاملے میں کس چیز کے دھوکے میں ڈالا۔

مالی معاملات میں اللہ تعالی جل جلالہ نے ارشاد فرمایا" یاایھاالذین آمنوالا تاکلواامو الکم بینکم بالباطل "[23] اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاو۔

حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ "نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الغرر، وبیع الحصاۃ" [24] آپ ﷺ نے بیع غرر اور بیع حصاہ سے منع فرمایا ہے

بنیادی طور پر غرر درختوں پر پھلوں، جانور کے پیٹ میں موجود حمل اور جانور کے تھنوں میں موجود دودھ یہ سب امثلہ غرر میں ہی آتی ہیں اور ڈیجیٹل کرنسی بھی اسی قبیل سے ہے اور پھر علماء فقہ نے غرر کے موثر ہونے کے لئے جو چاروں شرائط (غرر فاحش، غرر عقد، غرر مالی، اس عقد کو کرنے کی ضرورت اور حاجت نہ ہو[25]) ظاہرا چونکہ کرنسی بھی مالی معاملات سے تعلق رکھتی ہے اس لئے غرر فاحش پر کسی بھی فقیہ نے جواز پر فتوی نہیں دیا ہے۔

قمار بازی

ہر وہ معاملہ جو نفع اور نقصان کے درمیان دائر اور مبہم ہو اصطلاح شرع میں قمار / میسر کہلاتا ہے اردو میں اس کے لئے جوا کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے [26]

" یا أیھاالذین آمنوا اِنماالخمر والمیسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون "[27]

اے ایمان والو! بیشک شراب اور جوا اور (عبادت کے لئے) نصب کئے گئے بُت اور (قسمت معلوم کرنے کے لئے) فال کے تیر (سب) ناپاک شیطانی کام ہیں۔ سو تم ان سے (کلیتًا) پرہیز کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔

علامی ابن تیمیہ علیہ الرحمہ قمار بازر کی تعریف اور اقسام اس طرح بیان کرتے ہیں کہ " ان یاخذ مال الانسان وھو علی مخاطرہ: ھل یحصل لہ عوضہ اولا یحصل " اس تعریف کی روشنی میں بنیادی طور پر تین اجزء ہمارے سامنے آتے ہیں۔

قمار کے بنیادی طور پر تین اجزاء ہیں

1۔ کسی بھی عمل میں مال لگانا۔

2۔ مال کا رسک پر ہونا۔

3۔ مال میں مزید انعام کا حرص پایا جانا۔[28]

اور یہ تینوں ہی مائینگ کے عمل میں موجود ہیں اس میں مائنز اپنا مال بھی لگاتا ہے۔ مال رسک پر بھی ہوتا ہے، اور انعام کا حرص بھی موجود ہوتا ہے۔ اور پھر کاغذی کرنسی کی بنسبت ڈیجیٹل کرنسی میں اتار چڑھاو زیادہ رہتا ہے جسکی وجہ سے تاجر اپنا سرمایا زیادہ لگاتا ہے تو کبھی تو قیمت کے بڑھنے سے منافع زیادہ ہو جاتا ہے اور کبھی قیمت کم ہونے سے سرمایہ ڈوب جاتا ہے اس لئے اسکی تخلیق / مائینگ اور ٹریڈ میں بھی قمار بازی سے مشابہت پائی جاتی ہے جبکہ تخلیق میں قمار بازی زیادہ واضح ہے نبسبت تجارت کے۔

---

[21] سرخسی، شمس الاءمہ محمد بن احمد شمس الدین، المبسوط (دار المعرفہ، بیروت 1989) 12/194

[22] القرآن: 82/6

[23] القرآن: 29/04

[24] نیشاپوری۔ مسلم بن حجج القیشیری، صیح مسلم (المکتبہ الاسلامیہ، 1955) کتاب البیوع، رقم 3691

[25] صمدانی، اعجاز احمد، غرر کی صورتیں (مکتبہ معارف القرآن، 2009) 49

[26] فقیہ النفس، مفتی محمد شفیع، کتاب التعریفات (ادارہ افادات اشرفیہ دوبگاہر دوئی روڈ، لکھنوء، 2016) 362

[27] القرآن: 90/05۔

[28] ابن تیمیہ، تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ الحرانی، مجموع الفتاوی (الناشر، مجمع الملک فھد المصحف الشریف، 1995) 19/283

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

مذکورہ بالا مباحث کو اس لئے زیر بحث لایا گیا تاکہ مائنگ (ڈیجٹل کرنسی) پر شرعی حکم لگاتے ہوئے کسی خاص حکم پر بحث منتج ہو۔ چنانچہ شرعی حکم لگانے سے قبل ورچوئل کرنسی کو دو حصوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے

(1)مائن ایبل کرنسی (2)غیر مائن ایبل کرنسی[29]

مائن ایبل کرنسی:

یہ وہ کرنسیاں ہیں جن کی تخلیق مائینگ کے پیچیدہ عمل سے ہوتی ہے اور اس میں مختلف ٹرانزیکشنز کی تصدیق کا عمل بھی اسی مائنگ کے عمل سے ہوتا ہے۔ مثلاان کرنسیوں میں بٹ کوائن، ایتھریم، لائٹ کوائن، کارڈینو، دیش اور بٹ کوائن کیش شامل ہیں ان تمام کرنسیوں کا شرعی حکم مذکورہ بالا میں ذکر ہوچکا ہے کہ بہت سے مفاسد اور موانع ہونے کی وجہ سے ایسی کرنسیوں کی مائنگ اور تخلیق، لین دین جائز نہیں ہے کیونکہ ان میں غرر، قمار اور ضرر سے مشابہ خرابیاں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اسکی مائنگ میں بجلی کی بہت کھپت ہوتی ہے تفصیل کے لئے امریکی ادارے سی آئی اے کی ہوش ربا رپورٹ لنک میں موجود ہے[30]

غیر مائن ایبل کرنسی:

وہ کرنسیاں ہیں جن کی تخلیق مائنگ کے عمل سے نہیں گزرتی بلکہ اور نہ ہی اسکی ٹرانزیکشنز کی تصدیق کے لئے مائنگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ ایسی کرنسیوں کی مائنگ اور تصدیق بھی مختلف طریقوں سے ہوتی ہے جسے عام طور " فورجنگ " کہا جاتا ہے ایسی کرنسیوں پر کراہت کا حکم لگایا جاتا ہے کیونکہ ان کو نہ تو مکمل جائز کہا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں غرر وغیرہ سے مشابہت پائی جاتی ہے اور نہ ہی مکمل طور پر ناجائز کہا جاسکتا ہے کیونکہ اس کے مفاسد اس درجہ کے نہیں ہیں کہ جس درجہ کے مائن ایبل میں پائے جاتے ہیں مثلاً جیسے آئی سی او (Initial Coin Offering)[31]

ذیل میں اب مختلف دینی مدارس کے مفتیان اور بڑے اداروں کی ویب سائٹ (ریفرنس بکس میں لنک موجود ہے) پر اسی مسئلہ مذکورہ پر مختلف آراء قارئین کی نذر ہے

سب سے پہلے متحدہ عرب امارات کے فتوی کا خلاصہ (اردو میں) حاضر ہے " بٹ کوائن ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے جس میں قانونی اور شرعی معیارات نہیں پائے جاتے کہ اسے کرنسی کا درجہ دیا جائے جب یہ کرنسی نہیں ہے تو پھر اس کے ساتھ وہ تعامل بھی نہیں ہوگا جو کسی بھی ملکی قانونی کرنسی کیساتھ ہوتا ہے اور اسی طرح اس میں وہ شرعی اصول وضوابط بھی موقوف ہیں جو اسے مال/ سامان قرار دیں اس لئے منڈیوں میں تعامل بھی جائز نہیں ہوگا"۔ [32]

مملکت اردن کے دارالافتاء کی ویب پر شائع ہونے والا فتوی کا خلاصہ "اس الیکٹرونک کرنسی پر ابھی مزید تحقیق اور معاشی اور قانونی مطالعے کی ضرورت ہے اور مزید بر آں کہ اس کرنسی کے قانونی ضابطوں کے حوالے سے عالمی سطح پر پہچان کروانے کی ضرورت ہے۔"[33]

جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کی ویب سے لئے گئے فتوی کا خلاصہ نذر قارئین ہے "موجودہ زمانے میں کوائن یا ڈیجیٹل کرنسی کی خرید وفروخت کے حوالے سے انٹرنیٹ یا الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط نہیں پائی جاتیں۔ لہذا اس نام نہاد کاروبار میں پیسہ لگانا اور بائع وشرائع میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے"۔ [34]

جن دارالافتاء سے آن لائن ہمیں جواز یا عدم جواز کے فتاوی میسر آسکے وہ نذر قارئین کر دئے گئے باقی مدارس کے فقہا کی اکثریت کی رائے یہ ہے کہ ابھی یہ عقدہ حل طلب ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی حدیث تشکیک، حلت وحرمت کو ختم کرنے کے لیے کافی ہے۔

وعن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما قال: حفظت من رسول اللہ ﷺ دع ما یریبک الی مالا یریبک فان الصدق طمانینۃ وان الکذب ریبۃ

---

[29] پراچہ، محمد اویس، ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حیثیت (جامعہ الرشید، 2018)122

[30] https://www.cia.gov/library/publications/resources/the-world-factbook/fields/253rank.html

[31] https://www.investopedia.com/terms/i/initial-coin-offering-ico.asp

[32] .https://www.awqaf.gov.ae/ar/Pages/FatwaDetail.aspx?did=89043

[33] http://www.aliftaa.jo/ShortAnswer.aspx?QuestionId=150193&AnswerId=ba7cdc6b0725-4fa3-abe7-b86c251b1262

[34] https://www.banuri.edu.pk/readquestion/bitcoin-ki-sharee-hesiyat-144401100108/30-07-2022

[35]

حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد کیا:" جو چیز تجھے شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دے اور شک سے پاک چیز اختیار کر کیونکہ سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ میں شک ہے۔

تحقیق بالا کے نتائج اور سفارشات

ورچوئل کرنسی میں ابھی تک کی تحقیق کے مطابق کاغذی کرنسی والی صفات بدرجہ اتم موجود نہیں ہیں لہذا اسکا تعامل جائز نہیں۔

ورچوئل کرنسی میں بیع (خرید و فروخت) والے اوصاف بھی موجود نہیں ہیں بلکہ شرعی موانع (غرر، ضرر، قمار) جیسی تشبہات پائی جاتی ہیں اس لئے اجتناب ضروری ہے۔

ورچوئل کرنسی کی ممانعت کی بڑی وجہ اسکی مائنگ ہے جس میں شرعی موانع (غرر) کی تمثیل موجود ہے۔

کرنسی کا جاری کرنا حکومت وقت کی صوابدید ہے لیکن ورچوئل کرنسی میں چند ایک ممالک کے سوائے دنیا میں کسی بھی ملک نے اسکی سرپرستی حاصل نہیں کی ہے۔ اس لئے اگر کسی حکومت کی اجازت کے بغیر لین دین کے معاملات ہوں تو شرعا اور قانونا جائز نہیں ہو گا۔

ورچوئل کرنسی میں خرابی کی بڑی وجہ کسی بھی ملک یا ادارہ کی سرپرستی کا نہ ہونا ہے اگر یہ سرپرستی حاصل ہو جائے تو شرعی موانع ناپید ہو سکتے ہیں اور افراط زر سے بھی بچا جا سکتا ہے۔

ڈیجیٹل کرنسیوں میں مائنگ کے ذریعے سے تخلیق کے مراحل کو تبدیل کر دیا جائے تو ترقی پزیر ممالک میں بجلی کی کھپت کو محفوظ کیا جا سکتا ہے

(مختلف ڈیجیٹل کرنسیوں کی خرید و فروخت اور اس کی تفصیلات کے لئے درج ذیل ویب سائٹز کو دیکھا جا سکتا ہے)

1 https://www.blockchain.com/

2https://poloniex.com/spot/BTC_USDT

---

[35] ابو عیسی، محمد ترمذی، جامع ترمذی (الناشر: مجلس علمی دار الدعوہ، دہلی) ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، حدیث نمبر:2518